U32427

Title - Intikhab Kalaam Tamanna May Mukhtasir Tazkira

Creator - Munshi Ram Sahay Tamanna; Murattiba Gauri Sahay.

Publisher - Bandeshri Press (Lucknow)

Date — 1940

Pages — 26

Subjects - Urdu Shayari - Intikhab Kalaam, - Tamanna; Tamanna, Munshi Ram Sahay - Sawaneh - O - Tanqeed.

انتخاب کلام تمنّا

مع

مختصر تذکرہ

حسب فرمائش

بابو گنپت سہائے سریواستو ایم۔اے۔ ریسرچ اسکالر اُردو ڈپارٹمنٹ

الہ آباد یونیورسٹی

مرتبہ

ڈاکٹر گوری سہائے۔ فرزند اصغر تمنّا صاحب

بندشیری پریس یحییٰ گنج لکھنؤ

قیمت ۴ر

از غزلیات مصنفۂ اہلیہ تمنّا صاحب موسومہ کشن پیاری

لے رام جی آرام کی صورت ہی تمھین سے
جان و جگر و جسم مین طاقت ہی تمھین سے

قدرت کا جو ہر رنگ وہ ہر سمت عیان ہی
گلہاے گلستان مین لطافت ہی تمھین سے

دنیا کے بکھیڑون سے زمانے کے خطر سے
بیخوف ہین وہ جنکو محبت ہی تمھین سے

شاہان جہان ناز کرین گر تو ہے بیجا
حاصل ہوئی اُنکو یہ حکومت ہی تمھین سے

کیون سامنے آتے نہین پردے سے نکل کر
یہ کشن پیاری کی شکایت ہی تمھین سے

بیوفاؤن سے کبھی دل نہ لگائے کوئی
بیٹھے بٹھلاے مصیبت نہ اُٹھائے کوئی

کوئی وعدہ بھی نہ پورا کیا سچے ہین حضور
یا خدا جھوٹون کی باتون مین نہ آئے کوئی

دل مجروح تڑپتا ہے نمک پاشی سے
زخم پر زخم مرے اب نہ لگائے کوئی

سچا معشوق وہی ہی جو ہی سب کا مالک
ہو مزہ اُس سے جو لو اپنی لگائے کوئی

کشن پیاری کشش دل سے نہ کیون آئے قریب
صدق دل سے میرے دلبر کو ملائے کوئی

تمام کام تو کر دے چلا کہان صیاد
تڑپ رہا ہے ابھی مرغ نیمجان صیاد

جو زلف دام ہی دانہ بنا ہے خال سیاہ
بنا ہے طائر دل کو وہ نوجوان صیاد

بہار مین بھی نہ بلبل کو لطف سیر ملا
ہوئی جو دشمن گل صورت خزان صیاد

قفس مین ڈال کے بلبل کے بال و پر نوچے
ہی کیسا ظالم و بیدرد الامان صیاد

ہی کشن پیاری کی درخواست کشن جی سے یہی
نہ آنے پاے کبھی قرب بوستان صیاد

جو دل فتنۂ یار مائل ہو جاے
شب بلا اُسے گیسوے مشکبو ہو جاے

جو آپ تیغ لئے ہین مین منہ چھپاے ہوے
بس ایک وار ہی مین خون آرزو ہو جاے

مین شمع رو پہ جلا خوب مثل پروانہ
مٹے ہوؤن مین نہ کیون میری آبرو ہو جاے

مین سمجھون جاگ اُٹھا میرا بخت خوابیدہ
جو تمکو مجھ سے تمنّا ہے گفتگو ہو جاے

یہی دعا ہے الٰہی سے کشن پیاری کی
یہ زندگی بسر اب با صد آبرو ہو جاے

دیباچہ

(ب ۲۲ آ ک)

کئی سخن شناس احباب اور میرے والد کے قدردان اصحاب نے اکثر مجھسے اور میرے چچازاد بھائی منور صاحب سے اُنکے کلام کی فرمائش کی مگر میرے پاس اس قسم کا کوئی مجموعہ نہ تھا جس مین والد مرحوم کا ہر قسم کا کلام ہو۔ البتہ میرے پاس کچھ گلدستے تھے جن مین اُنکی طبع کی ہوئی موجود تھین مین اُن ہی کو نذر کر کے اکتفا کرتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اب کوئی کتاب بھی باقی نہ رہی۔ منور صاحب نے بھی تمنا صاحب کی نظمون کے انتخابات دستی لکھکر اُن اصحاب کو روانہ کئے جو ہندو اردو شاعرون کے کلام یکجا کر رہے ہین۔ اُنکے واسطے یہ کام کسقدر اہم تھا کیونکہ اُنکی مصروفات بھی کچھ کم نہین ہین۔ اس مرتبہ جب وہ دہلی سے تشریف لائے تو اُنھون نے مجھ سے یہ ہدایت کی کہ کچھ چیدہ کلام اور مختصر سوانح عمری والد مرحوم کی لکھکر دو تین جگہ روانہ کر دو۔ ایک ماہ کی محنت کے بعد چند اوراق تیار ہوئے مگر اُنکو نقل کر کے اور کئی کاپیان بنا کر روانہ کرنا امر محال ہو گیا۔ بابو گنپت سہائے سریواستو ایم۔ اے (ریسرچ اسکالر اُردو ڈیپارٹمنٹ الہ آباد یونیورسٹی) کا نام اوّل تھا جنکو یہ اوراق بھیجنا تھے۔ اسلئے مین نے اُنکو لکھا کہ مین نے مشکل سے ایک کاپی تیار کی ہے مین اس شرط سے بھیج سکتا ہون کہ آپ اُسے واپس کر دین کیونکہ میرا ارادہ اب یہ ہو رہا ہے کہ اسے طبع کرا لون۔ اُنکی تحریر سے یہ ظاہر ہوا کہ اُنھین ابھی جلدی نہین ہے اور وہ طبع شدہ کلام کو ترجیح دینگے۔ مین نے اس کو اُنکی ایک قسم کی ہندیانا فرمائش سمجھ کر اپنے ارادے کو مصمم کر لیا اور مین نے بڑے دن کی تعطیل مین مختصر سرگذشت اور چیدہ کلام کو مرتب کر کے طبع کرا دیا۔ آپکے دو تذکرے آپکی زندگی مین شائع ہو چکے تھے۔ ایک ۱۹۲۱ء مین نثر مین بابو لال بہاری صاحب بہار نے حسب اجازت تمنا صاحب مرتب کیا تھا اور دوسرا آپ نے خود نظم یکقافیہ مین ۱۹۲۹ء مین شائع کیا۔ یہ دونون سرگذشت مطبع تمنائی مین طبع ہو چکی تھین۔ ایک مختصر سوانح عمری بہ عنوان سرگذشت تمنائی والد صاحب کے انتقال کے بعد میری لکھی ہوئی اودھ اخبار مین شائع ہوئی۔ اُسی کی نقل رسالہ زمانہ کے جولائی ۱۹۳۲ء مین شائع ہوئی۔ یہ حال جو ان اوراق مین درج ہے اُسی سرگذشت کی بنا پر لکھا گیا ہے امید ہے کہ احباب ان اوراق مین فروگذاشتون کو میری غلطیان تصور کر کے والد مرحوم کے کلام کی پوری داد دین گے

تذکرہ تمنّا

آپ کا نام منشی رام سہاے تخلص تمنّا آپ کی اُستاد فرحت صاحب کا رکھا ہوا تھا جو تمنّا صاحب کے ماموں بھی تھے ۔آپ کے مورث اعلےٰ دہلی کے رہنے والے تھے۔ نادر شاہ کی لوٹ کے بعد لکھنؤ میں آباد ہوئے۔ تمنّا صاحب کے پردادا منشی اُودے راج مطلع اور دادا منشی الیشری پرشاد شعاعی فارسی کے اعلےٰ طبقہ کے شاعر تھے۔ شعاعی صاحب نثّار بھی تھے آپ کی قلمی کتاب توقعات شعاعی آپ کی علمیت کا پتہ دیتی ہے۔ دونوں اصحاب کے فارسی غزلوں میں سے صرف مقطع ہدیہ ناظرین ہے

ای مطلع گر کلام تو شوریدہ است لیک | در مدحت خدیو جہان ہر سخن نکو
جہان، در خواہش دنیا و دون ست | شعاعی را تمنّا مے تو باشد

تمنّا صاحب غدر سے تین برس پہلے یعنی ۱۸۵۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم شروع میں پرانے طریقوں سے مکتبوں میں ہوئی۔ آپ خود اپنی لکھی ہوئی سرگذشت تمنّا میں فرماتے ہیں ؎

اپنی ہی زبان سے یہ بیان اپنا ہے | کچھ قصّہ مختصر عیان اپنا ہے

پھر یکقافیہ میں سرگذشت شروع کی ہے جسکے پہلے اشعار یہ ہیں۔

حال کیا اپنا لکھیں نظم میں حیران ہم ہیں | نہ تو گویائی کی طاقت نہ زباندان ہم ہیں
پہلے ہم کیا تھے پھر اس دہر میں آکر ہوے کیا | اب نہ عابد ہیں نہ عاقل ہیں نہ ذیشان ہم ہیں
رنج و راحت کا جو سامان یہ نظر کرتے ہیں | چمن دہر میں خندان کبھی گریان ہم ہیں
ہے اگر نامۂ اعمال ہمارا ہی سیاہ | سُرخرو کب صفت لعل بدخشان ہم ہیں

فارسی تعلیم کے بعد انگریزی تعلیم آپ نے مشن اسکول میں حاصل کی۔ آپ فرماتے ہیں

لکھنے پڑھنے کا رہا سلسلہ جاری کچھ روز | سب سمجھے ہیں فارسی دان و عربی خوان ہم ہیں
مشن اسکولوں کی تعلیم میں انجیل پڑھی | اپنی حد سے نہ ٹلے صاحب ایمان ہم ہیں
پائی تھی مولوی فرزند علی سے تعلیم | اسلئے قائل تہذیب مسلمان ہم ہیں

چونکہ اس زمانہ میں سرکار کو انگریزی دانوں کی بہت ضرورت تھی اسلئے آپ کو سولہ برس ہی سے

قبل اودھ کے ڈائرکٹر کے دفتر مین جگہ ملگئی۔ غدر کی تباہی کی بدولت آپ کے سارے خاندان کی بسراوقات حضرت تمنّا ہی کی آمدنی پر تھی۔ اس زمانہ مین گورنمنٹ کی طرف سے گزیٹر یعنے صوبہ کے تواریخی اور اقتصادی جغرافیے تیار ہو رہے تھے تمنّا صاحب اس کام مین مدد دینے کے لئے اپنی کم سنی ہی مین منتخب کئے گئے مسٹر برونگ صاحب اس زمانہ مین اودھ کے ڈائرکٹر تھے اُنکے اور دیگر افسران کے اسناد آپ کی کارگذاری کے شاہد ہین۔ سر رشتۂ تعلیم کی طرف سے اُردو مین ایک گزٹ بھی نکالا گیا جس کی ایڈیٹری بھی آپ کے سپرد کی گئی اس گزٹ کو آپ قریب ستائیس برس تک نکالتے رہے۔ ان مشغلون کے ساتھ تمنا صاحب نے نجی حیثیت سے شعر و سخن کا مشغلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کو شاعری کا خاص شوق تھا۔ اپنی نظمون کی اصلاح زیادہ تر آپ اپنے ماموں منشی شنکر دیال صاحب فرحت سے لیا کرتے تھے اس زمانہ مین کئی اور بزرگ بھی اُستادانہ قابلیت رکھتے تھے جن سے تمنّا صاحب کو کافی فیض حاصل ہوا۔ آپ کی غزلونکی تعداد کافی ہے۔ آپ خود اپنے رسالۂ دربار مین جو آپ نے پنشن پانے کے بعد جاری کیا تھا تحریر فرماتے ہین "واضح رہے کہ میرا زیادہ تر کلام ایسا ہے جو تاریخی واقعات مثنوی مسدس مخمس رباعیات اور دیگر مختلف مضامین اخلاقی و مذہبی وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ البتہ غزلین کسی خاص موقع پر لکھنا پڑتی ہین تاہم اگر کل غزلیات فراہم ہو سکین تو اُنکی بھی ایک کافی تعداد ہو سکتی ہے"

پھر اپنے تذکرہ نظم مین فرماتے ہین۔

تذکرے لکّھے لکھین غزلین قصیدے لکھے   اپنے منھ سے کہین کیون صاحب دیوان ہم ہین

چونکہ اس زمانے مین علم کی اشاعت کی بڑی ضرورت تھی اور آپ سرکاری ملازم تھے۔ اسلئے آپ نے اپنے والد کی نگرانی مین تمنائی پریس جاری کیا۔ اور "اخبار تمنائی" نکالا آپ کے بھائی منشی دوارکا پرشاد اُفق نے نظم اخبار جاری کیا جو شروع سے آخر تک نظم مین ہوتا تھا۔ یہ اخبار بھی تمنّائی پریس مین چھپتا تھا۔ افضل التواریخ اور اشرف التواریخ شاہان اودھ کی مکمل تواریخین بھی اسی پریس مین چھپین۔ اُردو زبان مین ہندو مذہبی کتابونکی بہت ضرورت تھی

اسلئے حضرت تمنا نے قریب دو سو کتابین تصنیف کین جن مین کئی قسم کی رامائنین بھجن ستین ائین وغیرہ شامل ہین۔ ان مین سیتا پرتیاگ قابل تحسین ہے۔ چند اشعار اس کتاب سے بھی چیدہ کلام کے ساتھ درج ہین۔ آپ کو درسی کتابین لکھنے مین بھی سہولت تھی۔ لہذا آپ نے کئی کتابین مثلاً مضامین اخلاقی۔ ضروریات ہند۔ رسالہ خط شکست۔ رسالہ خطوط نویسی۔ نظم ریڈر وغیرہ تصنیف کین رسالہ خط شکست اسکولون مین کتاب کی شکل مین سب سے پہلے آپ ہی نے پیش کیا چنانچہ آپکا رسالہ خط شکست بہت عرصہ تک اسکولون مین جاری رہا۔ مضامین اخلاقی آپ نے جب آپ حیدرآباد دکن تشریف لیگئے تھے نظام الملک میر محبوب علیخان صاحب کو پیشکش کی تھی (نقل سند دکن جو درج ذیل ہے ملاحظہ ہو) درسی کتابون کے علاوہ آپنے کئی قصے نظم مین شائع کئے۔ شیکسپیئر کے رومیو جولیٹ کا قصہ یعنے گلزار فرنگ تونبی باز کا قصہ سلک گوہر وغیرہ شایع ہوئے۔ سلک گوہر سے چند اشعار چیدہ کلام کے ساتھ درج کئے گئے ہین۔ اس زمانہ مین اسکولون مین اُردو ڈکشنری کی بڑی ضرورت تھی حضرت اُفق اور آپ نے ملکر ایک اُردو لغت اسکول ڈکشنری کے نام سے شائع کی جو بہت مقبول ہوئی اپنی ڈپٹی انسپکٹری بنارس کے زمانہ مین آپ نے ضلع اوناؤ کے برہمن عالمون کی صحبت مین ہندی مین کافی مہارت پیدا کرلی اور ہندی مین بھی کئی کتابین نظم مین شائع کین۔ زمانہ حال مین پنڈت رادھے شیام کی رامائن کا طرز خاص طور پر کتھا باچکون کو مرغوب تھا۔ پنڈت جی موصوف نے اپنے طرز مین ایک کتاب لکھنے کے لئے تمنا صاحب سے فرمائش کی۔ چنانچہ آپ نے دھرو چرترا اسی طرز مین لکھ ڈالا۔ اس زمانے مین ہندی شاعری کا چرچا گھر گھر مین بہت مرغوب ہوا۔ ایک کتاب سُدا ما چرتر آپ کے پوتے بابو شنکر سہائے جو تشی ایڈوکیٹ نے بھی لکھ ڈالی۔ یہ دونون کتابین پنڈت جی ہی کے مطبع سے شائع ہوئین۔ ہندی شاعری کے سلسلے مین بھارت دھرم مہا منڈل کیطرف سے آپ کو کوی بھوشن کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نے رباعیات عمر خیام کا بھی ترجمہ نظم مین کیا جو نولکشور صاحب کے مطبع مین طبع ہونے والا تھا مگر کسی وجہ سے وہ

شایع نہ ہو سکا۔ آپ کی بی بی بھی ہندی مین شاعری کرتی تھین کشن پیاری کے نام سے آپکی کئی تصنیفات شایع ہوئیں۔ یہ فن موسیقی مین ماہر تھین اسلئے آپ کی ہندی گانے اور بھجن کی کتابین بہت مقبول ہوئین۔ علاوہ راماین کے آپ نے شیاماین کے نام سے کرشن جی کے حالات ہندی شاعری مین قلمبند کرکے شایع کئے۔ شادی کے وقت تمنا صاحب کی عمر دس برس اور آپ کی بی بی کی عمر آٹھ برس کی تھی۔ دونون نے مرتے وقت تک ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑا اور تمنا صاحب کے انتقال کے پچیس دن بعد آپ بھی جسم خاکی چھوڑ کر سورگ مین آپ سے جا ملین۔

تمنا صاحب کے نظم کی خصوصیات - پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے زیادہ تر کلام مین خدا پرستی کی جھلک موجود ہے۔ آپ خود اپنی سرگذشت تمنا مین ٹائٹل پیج پر تحریر فرماتے ہین -

یہ سرگذشت گلستان زندگانی ہے — یہ شاخ کلکِ تمنا کی گل فشانی ہے
کلام حق کو ہمیشہ قیام رہتا ہے — خدا تو باقی ہے دنیا اگرچہ فانی ہے
خزان جو آئے ہو موسم بہار کا رخصت — جو پیری آئے نہ طفلی نہ پھر جوانی ہے
سرائے دہر کو سمجھے نہ اپنا گھر کوئی — کہان کسی کو ملی عمر جاودانی ہے

اکثر اشعار مین یہی بات پائی جاتی ہے۔ مثلاً

یاد حق کرنے کو انسان کا جو قالب پایا — پھر بھی ہم وضع کو اپنی نہ نبھائین کیونکر
اے تمنا جو ہو سکے ممکن — نہ کرو تم عذاب کی باتین
چاہیے روزے سے غرض ہو کہ ہو فکر نماز — ہے مگر ضد کہ مسلمان بنے بیٹھے ہین
کیا وہ ہندو ہین نہ جو رام کو مانین اوتار — پھر بھی رشیون ہی کی سنتان بنے بیٹھے ہین

علاوہ مذہبی جھلک کے اخلاقی تعلیم کی کوشش بھی موجود ہے نصیحت آمیز کلام سے نظمین پر ہین مثلاً۔

تمنا شاعری تیری جو اخلاقی ہو بہتر ہے — نہین مطلب کہ شہرت مثل جامی و نظامی ہو
اسی دنیا مین ملجاتا ہے ثمرہ اہل دنیا کو — دروغ و راستی کا۔ نیک و بد کا حق و باطل کا
تمنا کا کلام عاشقانہ باغ خوبی ہے — کہ اس گلشن مین بھی بوئے نصیحت آہی جاتی ہے

نصیحت سے زنہار خالی نہین ہے | بیانِ تمنا - کلامِ تمنا

زبان عام فہم - بامحاورہ روزمرہ بول چال کی ہے مثلاً -

کہان چلے - ابھی ٹھہرو - ذرا سُنو تو سہی | ہمارا حال بھی بہر خدا سُنو تو سہی
ذرا بتاؤ تو تم کیون خفا سے رہتے ہو | ہوئی ہے کون سی ہم سے خطا سُنو تو سہی

الفاظ کا لطف بھی ثبت کیا گیا ہے - مثلاً

جب اہلِ ضرورت آب تر کو ترسے | بمبے کچھ دیر سینکے بادل برسے
جب بج گئے دس تو تشنہ لب بول اُٹھے | اِس چاہ سے چاہ کو نِکالا گھر سے

شاعرانہ لطافت یعنی Poetic Touches بھی کافی طور سے پائے جاتے ہین

سُرخی ترے لبون پہ نہین برگ پان کی | رنگت یہ دلربا ہے شفق آسمان کی
کانٹون کی خلش کا ڈر نہین ہے | گلشن مین خزان کا گھر نہین ہے
کیلے بھی نہین کہین اکیلے | البیلے بسے ہوئے ہین بیلے
تیغ ابرو سے دیکھکر تیزی | سینۂ عاشق کا کب سپر شہ ہوا
دِکھاتی ہے تماشا آنکھون کو شان قدرت | آتش مین شعلہ ہوکر دریا مین آب ہوکر

محاورات کا استعمال تو تمنا صاحب ہی کا حصہ سمجھئے -

پتے نہین ہے پتے کی کہتے | اِن جل کے سب نہال رہتے
ہے کبک دری کی چال مرغوب | بھرتے ہین ہرن بھی چوکڑی خوب
وہ اونچا ہوا اُدھر گئی ہاتھ | اندھے کے بٹیر لگ گئی ہاتھ
بلی کے جو بھاگون چھینکا ٹوٹا | بیسر جمون نے مال مُفت لوٹا
گوہر کی مثال تھی سے مُفت | قاضی کو حلال تھی مے مُفت
گردون پہ تمنا جوہری نا کام | موتی آندھی کے ہو گئے آم

آپ کا فارسی کا کلام بھی اعلے پایہ کا ہے آپ کے والد مرحوم کی وفات کی تاریخ کے دو آخری

اشعار درج ہین۔

چون تمنا را جدائی پدر گردید شاق	گفت با صد درد و غم واحسرتا واحسرتا
اے تمنا سال تاریخ وفاتش کن رقم	منشی پورن چند صاحب رفت ازین دارِ فنا

رُباعیات عمر خیام کا ترجمہ اُردو نظم مین کیا ہے رُباعیون کے ترجمے ہدیۂ ناظرین کئے گئے ہین۔ آپ نثار بھی تھے شاید نظم کی کتابون سے زیادہ نثر کی کتابین طبع ہوئی ہین۔ شاہان اودھ کی تاریخ موسومہ احسن التواریخ و افضل التواریخ۔ مضامین اخلاقی وغیرہ قابل قدر ہین۔ بعد مین آپ نے ظرافت کے بھی کئی مضامین لکھے ہین۔ مثلاً طائرون کی کنفرنس۔ ظریفون کی کنفرنس۔ وغیرہ۔

منور صاحب لکھنوی تمنا صاحب کی شاعری کے متعلق آپنے مضمون "حضرت تمنا کی شاعری پر ایک فلسفانہ نگاہ" مین تحریر فرماتے ہین۔

"جناب تمنا صاحب کی زندگی کے ابتدائی حصہ سے لیکر یعنی جس روز سے آپ نے ہوش سنبھالا۔ انکی زندگی کے اختتام تک ایک غائر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ وہ فطرت سے ایک خدا پرست۔ اخلاق پسند اور پاکیزہ طینت لیکر پیدا ہوئے تھے۔ انکے دل کا دامن اس قسم کی رنگینیون سے ہمیشہ دُور رہا جو اپنی عارضی دلفریبی سے مسرور کرکے قدرتی سادگی سے دُور ہٹا دیتی ہین اور جس کے سبب سے وہ قریبی تعلق جو انسکے اور قادر قدرت کے درمیان قائم ہے شکست ہو جاتا ہے"۔

بعض اوقات ہم لوگون کا یہ خیال ہوتا تھا کہ تمنا صاحب الہامی نظر رکھتے تھے اکثر آپ ہونیوالے واقعات نظم کر دیتے تھے۔ آپ کو اپنی وفات کے وقت کا اندازہ تھا ایک مہینہ اپنے انتقال سے قبل اس کمترین کو ایک ششدر کے عالم مین اپنا کتب خانہ سونپ دیا اور کتابون کو حفاظت سے رکھنے کی تاکید کی۔ زمانہ کی تبدیلی کی روش اپنی کتاب قیصر سبھا مین تحریر فرماتے ہین۔

نقل کیا اصل کی تصویر دکھا دون توسہی	کوٹ پتلون زمانے کو پنہا دون توسہی

آگیا بیتال کا نیرنگ دکھا دون توسہی | ہند کے منھ سے چرٹ آگے لگا دون توسہی
نام مے سُنکے جو کرتے ہین بظاہر نفرت | جام مین انگو برانڈی کا پلا دون توسہی
شوق تقلید کا چندے جو رہا جوش وخروش | نیچری سارے زمانے کو بنا دون توسہی

دو ماہ قبل از وفات آپ نے ایک غزل یکم مارچ سنہ ۲۳ء کے دربار مین شایع کی جس سے اُن کی الہامی نظر کا پتہ چلتا ہے۔

اب نہ باقی ہے جوانی نہ لڑکپن اپنا | غنچہ سان پیری مین کھِلا گیا گلشن اپنا
نام رکھلون مین ابھی زندہ جاوید اپنا | نام بہ نام نہو گر پس مردن اپنا
کیون نہ سب جامہ ہستی کو بھی تبدیل کرین | جب زمانے نے بدل ڈالا ہے فیشن اپنا
اُڑتا ہے ابلق ایام ہوا پر جب سے | اس سواری پہ تو جمتا نہین آسن اپنا
بال بچے رہین خوش یہی دعا ہے حق سے | اسے تمنا رہے آباد یہ مسکن اپنا

آپ اپنی شہرت کے خواہان نہ تھے مشاعرون وغیرہ مین کم جاتے تھے۔ دیگر شاعرون کے مانند شاگرد نہین بنائے البتہ اکثر غزلیات کی اصلاح کردیتے تھے۔ دیگر اضلاع سے غزلین رسالہ بہار درج ہونے کیلئے آیا کرتی تھین جو بعد اصلاح طبع ہوتی تھین۔ آپ کے اشعار سے جو آپ نے اپنی سرگذشت مین تحریر فرمائے ہین اور اوپر درج ہوچکے ہین۔ آپکا انکسار ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کو ایک صدمہ عظیم اُٹھانا پڑا۔ آپ کے بڑے ہونہار صاحبزادے یعنے پروفیسر سیتلا سہائے بی-ایس-سی-وفرسٹ ڈی-اس-سی کا انتقال صرف ۲۲ برس کی عمر مین ہوگیا۔ آپ کے دو صاحبزادے ڈاکٹر لکشمی سہائے اور ڈاکٹر گوری سہائے اور چار پوتے بابو سورج سہائے وکیل- بابو شنکر سہائے وکیل وجوتشی فرزند پروفیسر سیتلا سہائے صاحب اور بابو ہری ہر سہائے ایم-اے-ایل-ایل-بی- فرزند ڈاکٹر گوری سہائے اور ڈاکٹر رگھبیر سہائے بی-اے- گریجویٹ ہومیوپیتھی فرزند ڈاکٹر لکشمی سہائے تمنا صاحب کے چراغ خاندان کو روشن کررہے ہین۔ اُردو شاعری کے سلسلہ مین خاندان مین صرف

منور صاحب فرزند اُفق صاحب (برادر تمنا صاحب) اب علم بردار ہیں۔ آیندہ کا خدا حافظ
تمنا صاحب کی وفات سنہ ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔ گوری سہائے

نقل سند

بندگان عالی متعالی میر محبوب علیخان نظام الملک آصف جاہ تصدیق کردہ می شود کہ رائے رام سہائے المتخلص بہ تمنا ساکن نوبستہ شہر لکھنؤ کایستھ سکسینہ۔ اکونٹنٹ سررشتہ تعلیم صوبۂ اودھ و اڈیٹر اخبار سررشتۂ تعلیم صوبۂ مسطور کہ دریں روز بالحصول رخصت وارد ریاست فرخندہ بنیاد حیدرآباد شدہ بودند بتاریخ ۲۴ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۴ھ بوساطت ایں ضعیف العباد گردھاری پرشاد در حویلی افضل محل شرف باریافت از ملازمت سراسر سعادت حضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ عز امتیاز یافتند و کتاب مضامین اخلاق پیشکش نمودہ یک غزل اردو بسمع شریف رسانیدند حکم عطائے سرپیچ ملحق جیغہ بدیوانی صادر شد چنانچہ نواب بشیر الدولہ اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر در شکارگاہ سرور نگر باستصواب این راقم بتاریخ ۴ ذی الحجہ یادفرمائی رائے مسطور نمودہ سرپیچ مرصع بدست مبارک خود بہ سر رائے مسطور بستہ بہ سرفرازی تمام ہمکلام شدند و اکثر امرائے ذی قدر و صاحبان برادری از ملاقات رائے مسطور محظوظ شدہ از لیاقت و اخلاق مسرور گشتند

چہارم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۴ھ — دستخط و مہر راجہ گردھاری پرشاد صاحب بنسی راجہ بہادر
محبوب نواز دست مقام حیدرآباد دکن

تاریخ سال وفات عم گرامی جناب منشی رام سہائے صاحب تمنا لکھنوی

از برادر زادہ منور لکھنوی

زندگی دے گئی دھوکا آخر — ہے تماشا یہ تماشا آخر
جان دی ہم نے محبت دنیا پر — کیا ملا اس کا نتیجا آخر
خواہ کتنا بھی ہو پانی اس میں — سوکھ جاتا ہے یہ دریا آخر

میرے عموی گرامی پایہ — چلدیے چھوڑ کے دنیا آخر
خاندان مین نہین اب کوئی بزرگ — کیون نہ غمگین ہون اعزا آخر
جان لیوا ہوا فالج کا مرض — ہوے خامش لب گویا آخر
نہ ہوا ان سے نہ انگیز ہوا — رحلت خویش کا صدمہ آخر
اب کہان شعر و سخن کے چرچے — ہوگیا خاتمہ اس کا آخر
پریم تھا رام سے تجھے رام سہاے — بن گئی آپ کی عقبےٰ آخر
کرشن بھگتی مین تھے یکتا اول — کرشن بھگتی مین تھے یکتا آخر
کیون رقم مین نہ کرون سال وفات — یہ بھی اک فرض ہے میرا آخر
فکر کی جب تو سن بکرم مین — سال غم ہوگیا پیدا آخر
مادہ حسن کے ہی فوق رہے اجل — ہوگیا خون تمنا آخر

۱۹۸۹ سمبت

بقلم برادر زادہ تمنا صاحب

تاریخ وفات تمنا صاحب از منشی ماتا پرشاد صاحب بیتاب مرحوم لکھنوی

چل بسے میرے بڑے بھائی جو مجھکو چھوڑکر — پارہ پارہ ہوگیا ہے دل جگر ہے پاش پاش
خون کے آنسو روان رہتے ہین چشم زار سے — میرے حق مین تھا صدمہ ہوا یہ دلخراش
کیون نہین صدمہ اٹھاتا کیون مین روتا زار زار — انکے مرنے سے پہلے میری موت آجاتی کاش
تیغ غم سے سر الم کا ہوگیا فوراً قلم — کی دل غمگین نے جب اعدا و فرقت کی تلاش
میرے کانون مین صدا آئی یہ بام عرش سے — سرگ مین آکر تمنا ہوگئے بیکنٹھ باش

۱۹۳۲ء

تاریخ وفات تمنا صاحب و اہلیہ تمنا صاحب از شنکر سہاے نبیرہ تمنا صاحب

ظالم فلک نے چھینے یکدم بزرگ دونون — لیکن کوئی کرے کیا مرضی تھی یہ خدا کی
شنکر یہ سال رحلت لکھ سن عیسوی مین — قائل صفت ہے سمبت انیس سو نواسی

۱۹۳۲ء مطابق سمبت انیس سو نواسی بکرمی

انتخاب از غزلیات

تھا حسین کون میرے ماہ لقا سے پہلے — کب خدائی ہوئی پیدا ہے خدا سے پہلے
کام نکلے گا مسیحا نہ دوا سے پہلے — سیر ہون شربت دیدار کے پیاسے پہلے
جینے والون کا بھی دعوے یہ نہین بیجا ہے — کہ وہ پیدا ہوئے دنیا مین قضا سے پہلے
میرے پاس آنے کی جرأت تمھین کیسے ہوگی — لو اجازت تو ذرا شرم و حیا سے پہلے
پھر کبھی فیصلہ وصل تمنا ہوگا — سامنے آؤ ذرا ناز و ادا سے پہلے

ظاہر ہو ہر چمن مین تم آفتاب ہو کر — ہر باغ مین عیان ہو رنگ گلاب ہو کر
باتین بنا رہا ہے ہر ایک انجمن مین — کوئی سوال ہو کر کوئی جواب ہو کر
وہ یار مست میرا ہر رنگ سے ہے ظاہر — آنکھون مین نشہ ہو کر خم مین شراب ہو کر
دکھلائی ہے تماشا آنکھون کو شان قدرت — آتش مین شعلہ ہو کر دریا مین آب ہو کر
اس ہستی دو روزہ کی کچھ نہین ہے ہستی — بنکر بگڑ رہا ہے انسان حباب ہو کر
انسان کے فعل ہی تو اچھے برے بنے ہین — کوئی ثواب ہو کر کوئی عذاب ہو کر
اپنی یہی تمنا ہے آپ سے تمنا — میری نظر کے آگے رہیئے کتاب ہو کر

پردے مین کیون نہان ہو شرم و حجاب ہو کر — آجاؤ سامنے بھی تم بے نقاب ہو کر
افسوس ہے ذرا بھی باتین نہ کرنے پائے — دربار مین تمھارے ہم باریاب ہو کر
سچ کہئے ایسی آمد کس کام کی ہے آمد — آنکھون مین میری آئے بھی تم تو خواب ہو کر
دکھلا رہی ہے آنکھون کو شکل یاس و حسرت — دل پر ہمارے غالب انکا عتاب ہو کر
انسان کو کیون سرا ہے دنیا مین اے تمنا — ٹکنے کی ہے تمنا پا در رکاب ہو کر

آ کے دنیا مین سوے ملک عدم — کون آمادۂ سفر نہ ہوا
دیکھکر اضطراب عاشق زار — بے خبر وہ ذرا خبر نہ ہوا

کیسا پردہ نشین ہے وہ کہ کبھی
چشم آسا تر نظر نہ ہوا

یہی بلبل ہوس کی تھی دل سے تمنا
وہ جو گل چمن مین ملتا تو گلے کا ہار ہوتا

پئے وصل مین نے چھیڑا تو وہ مثل تیغ چمکے
جو یہ دل لگی نہ ہوتی تو نہ مجھ پہ وار ہوتا

جو نہ اہل خلق مرتے میرے حسن دلربا پر
نہ کسی کی قبر بنتی نہ کہین مزار ہوتا

جو نہ ہوتے اسے تمنا تری قدر کر نیوالے
بھلا غیل شاعران مین ترا کب شمار ہوتا

ہون رسا آپ کے در تک مری آہین کیونکر
نشتر مژگین جو ہے لڑین اس سے نگاہین کیونکر

راستہ انکو ہے معلوم جو ہین اہل نظر
گھر مین جو ہین لیلا آئین انھین راہین کیونکر

یاد حق کرنے کو انسان کا جو قالب پایا
پھر بھی ہم وضع کو اپنی نہ نبھاہین کیونکر

نقد امید کے دُنیا مین طلبگار ہین سب
بے خبر کون ہے مطلب سے خبردار ہین سب

جس طرف آنکھ اُٹھائی ہے اُسی کا جلوہ
شاہد قدرت صانع گل و گلزار ہین سب

پردہ تو ہے کچھ اور حیا اور ہی کچھ ہے
آئینۂ عصمت کی جلا اور ہی کچھ ہے

شکل صنم مہر لقا اور ہی کچھ ہے
انسان پہ نہین شان خدا اور ہی کچھ ہے

منظور نہین باغ جہان کی بھی مجھے سیر
کوچے کی تری آب و ہوا اور ہی کچھ ہے

شعلہ بڑھا کے اپنا ہوئی نور بار شمع
بزم گدا و شہ مین ہوئی نامدار شمع

بجھ جائے کس طرح نہ وقار مزار شمع
مٹی پہ عاشقون کے ہوئی اشکبار شمع

سرو چمن ہے یا قد رعنائے یار شمع
ہر رنگ سے عیان ہے جہان کی بہار شمع

دین و ایمان جان و دل سب ہو گئے نذر حضور
اب طلب کرتے ہین کیا اس عاشق مضطر سے آپ

حال دل کہتا جو آنکھین چار ہو جاتی کہین
کیا کہون باہر نکلتے ہی نہین اندر سے آپ

کھو کے دین اپنا جو نادان بنے بیٹھے ہین
کیسے انسان ہین کہ حیوان بنے بیٹھے ہین

گھر سے باہر جو نکلتے نہین بزدل بنکر
اپنے محلون ہی کے دربان بنے بیٹھے ہین

رنج و غم و محن ہے کیا یاد گلبدن مین
بلبل بھی نالہ زن ہو خاک اُڑتی ہے چمن مین

دل پھنسانے کو پھندے ہین زلف پرشکن مین
انداز ہین نرالے اُس بت کے بانکپن مین

دم مین نہین ہے ہان ہے پھر ان مین ہان کہان ہے
پیمان شکن زبان ہے اُس یار کے دہن مین

راہبر ہو ضعف بہر عاشق بیدل کہان
جو مسافر تھک کے گیا اُسکو ملے منزل کہان

شوق نظارہ یہان تک بڑھ گیا ہے وقت نزع
روح بسمل کھنچتی ہے سوئے رخ قاتل کہان

چین دم بھر بھی فراق بت دلبر مین نہین
چرخ گردان مری صورت چکر مین نہین

خاصۂ رحم کا جلاد ستمگر مین نہین
فکر بیتابی بسمل دل نشتر مین نہین

کاٹ جو ترچھی نظر مین ہے وہ خنجر مین نہین
یار کے دل مین جو سختی ہے وہ پتھر مین نہین

دم نظارہ جھپک جاے نہ کیون چشم فلک
تیرے رخ کی سی چمک مہر منور مین نہین

کعبے مین بتکدے مین دونون خدا کو ڈھونڈے ہین
ناحق کو ہے عداوت پھر شیخ و برہمن مین

عاشق کا وہ جنازہ خوش ہو کے دیکھتے ہین
پھولا نہین سماتا مردہ بھی اب کفن مین

عیان ہے باغ جہان مین فلک کی نیرنگی
چمن مین گل تھا جو پہلے اُسیکو خار کیا

ہوا مین عاشق جو مہ جبین کا ہے حال ابتر دل حزین کا
نہ دھیان دنیا کا ہے نہ دین کا - کہان اب مین رہ گیا کہین کا

فروغ ہے زلف عنبرین کا - عروج ہے چشم سرمگین کا
ہے شہرہ جس کے رخ حسین کا - ہوا مین شیدا اُسی حسین کا

کمر کا عاشق دل حزین ہے - مگر وہ اب تک عیان نہین ہے
تصور اُس کا بھلا کہین ہے - جہان نہ ہو دخل خوردبین کا

ہے دل سے گو فکر وصل جانان - مگر نکلتا نہین ہے ارمان
ادھر تو ورد زبان ہے ہان ہان - ادھر سے غل ہے نہین نہین کا

جب نظر ہی کو نہین ہے شوق دید
اپنی صورت وہ نہین دکھلائین کیا

یار خود قائل ہوا ہے عشق کی تاثیر کا
خوبی تدبیر سے رتبہ بڑھا تقدیر کا

نہ یہ مطیع عنان ہے نہ تازیانے سے زیر
ہمیشہ توسن ایام کو رواں دیکھا

زلف کی طرح جو بل کھائیے گا
ایک دن پیچ مین آجائیے گا

ساتھ ہین ہم بھی جہان جائیے گا
سایہ تن سے نہ چھٹ پائیے گا

دل مرا قبضے مین تیرے آگیا
جو یگانہ تھا وہ بیگانہ ہوا

خزان آتے ہی پھیکا رنگ ہے گلشن کی محفل کا
چمن کا سرو کا شمشاد کا گل کا عنادل کا

اسی دنیا مین ملجاتا ہے ثمرہ اہل دنیا کو
دروغ و راستی کا نیک و بد کا حق و باطل کا

بقا اصلا نہین احوال سب کا ہے حباب آسا
صدف کا موج کا غواص کا دریا کا ساحل کا

نہ تو پہلو مین رہا دل نہ طبیعت مین قرار
ساز و سامان ہے عجب بے سر و سامانی کا

کسی نے خدا کو کہا نا خدا ہے
بتون سے ہوا پار بیڑا کسی کا

تمنا ثنا خوان ہین کیون اہل محفل
سنا کیا کلام آج اچھا کسی کا

رہتی ہے روز و شب مجھے رشک قمر کی یاد
آوارۂ وطن کو ہو جس طرح گھر کی یاد

ہے زلف و رخ مین صورت لیل و نہار ربط
نور سحر کو شب کی ہو شب کو سحر کی یاد

بھولا نہین ہے آتش و ناسخ کو لکھنؤ
دہلی کو ہے جو غالب و ذوق و ظفر کی یاد

دونون جانب سے ہو الفت تب ہے لطف زندگی
تجھ پہ مین مرتا رہون تو میرا دیوانہ رہے

بیقراری کی بھی حد ہے کوئی ہمسے پوچھے
مزۂ درد و الم صاحب غم سے پوچھے

مذاق باہمی کی یاد صورت آہی جاتی ہے
وہ ہمکو دیکھتے ہین جب محبت آہی جاتی ہے

مہمان آپ ہے کس کے یہان رات کی رات
کہئے تو وصل کی صورت تھی کہان رات کی رات

شب وصال مین قسمت مری چمک اٹھی
ترے وصال سے روز وصال کی صورت

مین ابتدا سے ترے عشق مین ہون دیوانہ
ہے ایک حال مین ماضی و حال کی صورت

بتون سے ہم لو لگا چکے ہین سب ان کی سختی اٹھا چکے ہین
ہم اپنے کو خود مٹا چکے ہین کہ سل پہ شیشہ گرا چکے ہین

خمارِ دیرینہ جوش پر ہے - پلا دے مے ساقیا کدھر ہے
ہماری بھی تجھکو کچھ خبر ہے کہ ہم بھی محفل مین آ چکے ہین

عجب یہ دنیا کا حال دیکھا - کمال ہی کو زوال دیکھا
انھین کو اب پُر ملال دیکھا - جو پہلے راحت اٹھا چکے ہین

ہی دمِ نظارہ کیا دونون کی یاری آنکھ مین
ہم تمھاری آنکھ مین ہین تم ہماری آنکھ مین

ہجر سے اتنی بڑھی بے اختیاری آنکھ مین
پہلے چشمہ تھا اب اک دریا ہی جاری آنکھ مین

جب کیا ذکر لطفِ سابق کا
بولے یہ تھین سب یہ خواب کی باتین

بیکسون پر تو رحم کھا کر چرخ
چھوڑ دے انقلاب کی باتین

اے تمنا جو ہو سکے تمسکون
نہ کرو تم عذاب کی باتین

نہین خالی گل و بلبل سے دنیا کا چمن کوئی
خدا کی شان ہے - دولھا کوئی ہے دولھن کوئی

جھجکتا ہو جو لینے سلئے سے پاس آنسکو کیا جانون
قیامت ہو اگر اُس یار کا چھو لے بدن کوئی

نگاہِ غور سے دیکھو جہان مجمع حسینون کا
خدا کے نور سے خالی نہین ہے انجمن کوئی

فنا کے بعد ساتھی ساتھ بس اتنا ہی دیتے ہین
کہ سلوا دے کفن کوئی بلا دے گورکن کوئی

محبت کی نہ جسنے اپنے گھر کی گھر ہوا غارت
نہ بھولے یا خدا یا در وطن اہلِ وطن کوئی

تمنا نے جہان تک سیر کی گلزارِ دنیا کی
نہ خالی پایا رنگ و بوے جانان سے چمن کوئی

غزل معرفت انگیز

خداوندِ جہان تو ہی کہون کیا مین کہان تو ہے
ادھر تو ہی اُدھر تو ہی یہان تو ہی وہان تو ہے

ہی بلبل تو گلِ تر تو چمن تو بوستان تو ہے
بہارِ باغ تو ہی بوے گل تو باغبان تو ہے

جگر تو سینہ تو ہے قلب تو ہی جسم و جان تو ہے
نظر تو ہی بصر تو ہی - دہان تو ہی - زبان تو ہے

دوا تو ہی اثر تو ہے طبیبِ نکتہ دان تو ہے
شفا بخشِ مریضان - چارہ سازِ ناتوان تو ہے

زبان پر گفتگو تقریر مین حسنِ بیان تو ہے
بیان مین ہے اثر تحریر کو کلکِ روان تو ہے

ہی تو دایم۔ ہی تو قایم تو بے نشان تو ہے
ازل تو ہی۔ ابد تو ہی۔ عیان تو ہی نہان تو ہے

فلک پر مہر و مہ تو۔ ابر تو۔ برق تپان تو ہے
ہی تو ہی تیزی آتش۔ ہی شعلہ تو۔ دھوان تو ہی

حسینون مین نزاکت حسن کا اعلی نشان تو ہی
زبان عاشقان پر نالۂ درد و فغان تو ہے

مددگار و معین کودک و پیر و جوان تو ہے
تمنّا کا بھی سچا دستگیر و مہربان تو ہے

انتخاب از رباعیات

ظالم کا ظلم خود ہی بنے قہر آسمان
گر زور مین بھی زور ہو سمجھو ستم کی بات
بیداد گر کو سوخت کرے آہ بیکسان
نمرود پر غرور کی مچھر نے لی ہے جان

زبان نرم سے بیہودہ گفتگو کیسی
زبان مین نام کو بھی استخوان کا نام نہین
یہ خود کڑی نہین سختی کی اسمین خو کیسی
پھر ایسے گل کو بھی کانٹون کی جستجو کیسی

بہت نہ سر کو اٹھاؤ کہ سر کٹائیگا کون
جو اہل ناز ہین ناز انکا بار ہوتا ہے
نہ بات بات پہ روٹھو کہ پھر منائیگا کون
جو بار حد سے بڑھا پھر اسے اٹھائیگا کون

یارب ترا ظہور ہر چیز مین ہے
ہر شے مین ہے عیان تمنا صنعت
قدرت کا اثر ضرور ہر چیز مین ہے
شمع قدرت کا نور ہر چیز مین ہے

یارب تیرا نہین ہے ثانی کوئی
ٹلنے نہین پاتا اسے تمنا ترا حکم
بیمثل جہان۔ جہان کا بانی کوئی
کب کرتا ہے ایسی حکمرانی کوئی

دریا کو صدف صدف کو گوہر بخشا
تیری قدرت ہی کیا تمنا یارب
گلزار کو پھول۔ پھول کو زر بخشا
پتھر کو بھی غیب سے ہی جوہر بخشا

یارب رزاق بندہ پرور تو ہے
تجھ سے نہین بڑھ کے اے تمنا کوئی
چارہ گر درد و فیض گستر تو ہے
کمتر ہے زمانہ اور برتر تو ہے

ہے دشمن جان خلق اللہ بدی
ان دونون کے وصف مین تمنا ہے قول
نیکی ہے اسنے شرط جانکی بدی
نیکی ہے نیک راہ بد راہ بدی

نیکی کے لئے ہے جسکا دل پا انداز ۔ ہوتا ہے پسند عام اُس کا انداز
نیکی لازم ہے وہ تمنا جس سے ۔ سچ ہو نیکی کن و بد رہا انداز

ہو یا دِ خدا سے تو نہ غافل اے دل ۔ حل ہوتی ہے اُس سے اپنی مشکل اے دل
ذات پاکِ خدا تمنا ہے رحیم ۔ بے دل اُس سے نہ تو ہوا سے دل اے دل

اللہ اللہ اہل اسلام کہین ۔ ہندو پرماتما کہین رام کہین
سچ پوچھو اگر تو اے تمنائے حزین ۔ نامی ہے وہ چاہے جیسا ہم نام کہین

اہل اسلام ہون کہ اہل ہنود ۔ دونون مین تمیز نیک و بد ہے موجود
آپسمین فضول پھر تمنا ہے نفاق ۔ جسمین نہ ہو نفع ہے وہ سودا بے سود

ہم نے مغروروں کو ہر وقت اکڑتے دیکھا ۔ تند خو لوگون کو ہر ایک سے لڑتے دیکھا
جسکی سیدھی ہے روش وہ ہے تمنا محفوظ ۔ جو بنا کرتے ہین اُنکو ہی بگڑتے دیکھا

آنکھ کو آنکھ سے نہ لڑنے دو ۔ جھنڈا بازار مین نہ یہ گڑنے دو
رکھو نذرِ حُسن کو تمنا پنہان ۔ غیرون کی نظر نہ اِس پہ پڑنے دو
اِتراؤ نہ شور و شر مچاؤ یارو ۔ دنیا نہ اُٹھاؤ سر پہ دنیا دارو
غفلت کبر و ترک نیک کامون کی ہو فکر ۔ جیت اپنی اسی مین ہے نہ ہمت ہارو

انتخاب دیگر نظمون سے

تصویرین محل مین جا بجا تھین ۔ منظر پے چشم پُر ضیا تھین
بن باس کی سیر کا تھا نقشہ ۔ جا ہے شر و خیر کا تھا نقشہ
ہر دم تھا یہ مشغلہ نظر کو ۔ دکھلاتا تھا نقشہ سفر کو
اِس وقت کے تھے مصور ایسے ۔ لکھتے تھے قلم سے منظر ایسے
اب عکس کی ہیئت ہے ضرورت ۔ تب جمتی تھی دل مین آکے صورت
اب ہائے کمال وہ کہان ہے ۔ کیون صنعت سابقہ نہان ہے

کیون ملتی ہے ہاتھ دستکاری — کیون پانو نہین خود کلھاڑی ماری
سیتا نے جو دیکھین یہ تصاویر — بولین شوہر سے ہو کے دلگیر
بن باس کب تھا موقع سیر — مشکل اُس دم تھی جان کی خیر
اب امن کا آگیا زمانہ — اچھا ہے جہان کا کارخانہ
بلبل کو نہین ہے خوف صیاد — ہر غنچہ بستہ بھی ہے آزاد
کانٹون کی خلش کا ڈر نہین ہے — گلشن مین خزان کا ڈر نہین ہے
کیلے بھی نہین کہین اکیلے — البیلے بسے ہوئے ہین سب میلے
نرگس کی بھی آنکھ مین ہے نور اب — حیرانی سے کچھ نہین فتور اب
سنبل مین بھی اب تو بل نہین ہے — اُلجھن کہین آج کل نہین ہے
ممکن نہین اب ہوا کرے چال — منہ گل کا کرے تھپیڑے سے لال
بلبل کا بھی نغمہ ہے طربناک — دامن گل تر کا اب نہین چاک
حامی جناب کا ہے اقبال — سبزہ بھی نہین ہے اب تو پامال
شبنم بھی نہین ہے اب تو روتی — پھولون مین جڑے ہوئے ہین موتی
پتے نہین بے پتے کی کہتے — مل جل کے سب نہال رہتے
ہین مائل رقص مور ہر سو — کوئل کرتی ہے ہنس کے کو کو
قمری ہے فدا لے سرو شمشاد — کہتا ہے پپیہا آفرین باد
ہے کبک دری کی چال مرغوب — بھرتے ہین ہرن بھی چوکڑی خوب
شیر و روباہ ایک ہی ساتھ — پانی پیتے ہین اب تو رگھوناتھ
خرمن پہ نہین ہے بجلی گرتی — ہے کل امان نظر مین پھرتی
منظر ہے عجیب بہر شایق — بیشک ہین یہ دیکھنے کے لایق
مٹی تھا وقار موتیون کا — جنجال تھا بار موتیون کا

غبارے نے ہوش اُدھر اوڑایا
جیت اُن کی ہوئی جو ہار پایا

وہ اونچا ہوا اُدھر گئی ہاتھ
اندھے کے بٹیر لگ گئی ہاتھ

بلّی کے بھاگون چھیکا ٹوٹا
سب رحمون نے مال مُفت لوٹا

گوہر کی مثال تھی سے مُفت
قاضی کو حلال تھی سے مُفت

کہتے ہین اسی کو سینہ زوری
تھی اونٹ کی نہو سے نہوتے چوری

گردون پہ تھا جوہری ناکام
موتی آندھی کے ہو گئے آم

غبّارہ اُڑا جو بے تحاشا
دیکھا گھر پھونک کر تماشا

بیٹّل جو تھا جوہری کے ہمراہ
تھا مثل ہوا فقط ہوا خواہ

بولا ہم ساتھ آ کے سیکھے
کوڑھی ڈوبے سنگھاتی ڈھونڈھے

اُلٹا سامان بندھ گیا ہاے
گیہون کے ساتھ گھُن پسا ہاے

ہمراہی کا لُطف خوب پایا
غبارے نے ہوش تک اُڑایا

سودا کیا آپ نے نرالا
ہے قید اجل گلے کا مالا

کس شان کے آپ جوہری ہین
اُڑنے مین جو صورتِ پری ہین

کیا دیتا جواب پار کر کچھ
اپنی ہی نہ تھی خبر اُسے کچھ

یاد آئی جو ہار کی صفائی
اُڑنے لگی چہرہ پر ہوائی

دل تھام کے ہوش مین جو آیا
کہنے لگا کیا ہوا خدایا

رکھا نہ مجھے غرض کہین کا
مالا ہوا مار آستین کا

ہم اہل زمین سے ہاے چھوٹے
تارے بنکر فلک سے ٹوٹے

رہ رہ کے دل اپنا کیون نہ گھبرائے
اُلٹی آنتین پڑین گلے ہاے

دکھلایا یہ دن میری خطا نے
اُس شیخی کے ہین یہ تین کانے

ہم مال سے اپنے ہو گئے مات
ہوا اُلٹے دشمنون کی ہیہات

سودے نے کیا ہی مفت غمناک — کاٹی گئی ہائے چھینکتے ناک

غافل سمجھے ڈیوک نے جو پایا — پھوہر کا مال ہنس کے کھایا

غزل - فارسی زبان مین

ہادی راہ شریعت یا ز دنیا دور باش — انچہ باشی باش لیکن عاشق دلدار باش

ہمسر برج عمارت یا سر مینار باش — زیر سقف آسمان تو خاک کوے یار باش

خوب باشد گر تو اہل حشمت و زردار باش — دور لیکن از خودی و نخوت و پندار باش

خندہ زن چون گل کہ مثل بلبل گلزار باش — لیکن از خوف غافل نہ اے ہوشیار باش

بہر امداد غریب و بیکسان طیار باش — پیش ہمدردان نہ رسوا و ذلیل و خوار باش

اے تمنا ساقی من این نصیحت میکند — از شراب یاد حق تو دائما سرشار باش

قومی نظم

ہے ہند ملک اپنا - پیارا وطن ہمارا — اس مین نہین کسی سے کم علم و فن ہمارا

ہم بھیشم اور ارجن کی نسل سے ہین پیدا — کیونکر مٹے مٹانے سے بانکپن ہمارا

گو سابقہ کمائی غفلت سے ہی گنوائی — گلشن سے کم نہین ہے پھر بھی وطن ہمارا

گو زار ہو گئے ہم پھر بھی ہے زور باقی — ناحق کو نام رکھا نازک بدن ہمارا

غارت عدو کا ہو اب دست دراز یارب — لوٹا گھسوٹا جسنے آکر چمن ہمارا

کب تک کرین شکایت ہم گردش جہان کی — ساتھی نہین نیا ہے چرخ کہن ہمارا

ہم کیون عدوے سابق سے خوف کھائین یارو — مانے ہوے ہے لوہا ہر سپاتین ہمارا

طاعت گذار ہم ہین ایسے کہ رہنما پر — صدقے ہی جان ہماری قربان ہی تن ہمارا

دل سے یہی تمنا ہی حق سے اے تمنا — تازہ رہے ہمیشہ یارب چمن ہمارا

رباعیات عمر خیام

پانچ رباعیان بطور نمونہ درج کیجاتی ہین

رباعی نمبر ۲۳۲

از جملہ رفتگان این راہ دراز | باز آمدہ کو کہ بما گوید راز
زنہار درین سراچہ از روے نیاز | چیزے نگذاری کہ نمی آئی باز

اُردو نظم مین مطلب از تمنا صاحب

اُس منزل دُور کو جو پہنچے جا کر | کچھ راز کہا نہ واپس آکر دم بھر
ہرگز ہرگز سراے فانی مین کبھی | کچھ چیز نہ چھوڑو واپس آنا نہین گھر

قطعہ از تمنا صاحب

مرجب آدمی پھر اُس سے ملنے کی ہوس کیا ہی | نہ تم ہمدرد ہو جسکے تو وہ پھر دردرس کیا ہے
تمنا بعد مردن واپسی جب غیر ممکن ہے | ضرورت کیا ہی چھوڑے کوئی شی یان پیش و پس کیا ہے

رباعی نمبر ۲۲۴

در بر سر افلاک جہان خاک انداز | مے میخور و گرد خوبرویان میناز
چہ جاے عبادت است و چہ جاے نماز | کز جملہ رفتگان یکے نامد باز

اُردو نظم مین مطلب از تمنا صاحب

جا چرخ و جہان کے سر پہ تو ڈالدے خاک | پی بادہ ناب کر حسینون ہی کی تاک
کیا جاے نماز کیا عبادت کا مقام | واپس جو نہ آئے رفتگان غمناک

قطعہ از تمنا صاحب

عبادت کرتے کرتے جان دی لوگون نے دنیا مین | نہ حظ زندگانی بھی اُٹھایا فکر عقبیٰ مین
یہ سب کچھ ہی نتیجہ اس عبادت ہی کا بہتر ہے | تمنا ہی رہے مائل عبادت کی تمنا مین

رباعی نمبر ۲۰۸

تا کے ز جفاہاے تو اے چرخ فلک | از بہر خدا جور کن آہستہ ترک
من سوختہ ام تمام و ہر لحظہ تو نیز | بر سوختہ چرا کنی سودہ نمک

اُردو نظم مین مطلب از تمنا صاحب

کب تک یہ رہیں گے ظلم اے چرخ فلک — اکم کر سختی مرا کلیجہ گیا پک
میں بالکل گل گیا ہوں صورت موم تو کیوں — مجھ سوختہ جسم پر چھڑکتا ہے نمک

قطعہ از تمنا صاحب

اے فلک مارا ہوا تیرا نہیں جی سکتا — اٹھ کے پانی بھی نہیں پل کے کبھی پی سکتا
تیغ گردون کا عجب کاٹ تمنا دیکھا — دہن زخم کو کوئی بھی نہیں سی سکتا
از آتش آخرت نمے داری باک — در آب ندامت نشدی ہرگز پاک
چون باد اجل چراغ عمرت بکشد — ترسم کہ ترا زننگ نپذیرد خاک

مطلب اردو نظم میں از تمنا صاحب

ہے آتش آخرت سے تجھکو نہیں باک — تو آب حجاب سے ہوا کب پاک
جب باد اجل بجھائے ہستی کا چراغ — ہے خوف نہ ننگ ہے جگہ دے تجھے خاک

قطعہ از تمنا صاحب

گناہگار کی مٹی خراب ہوتی ہے — نکل کے جان بھی پر اضطراب ہوتی ہے
نہ زندگی میں تمنا ہے اسے راحت کی — نہ بعد مرگ نجات عذاب ہوتی ہے
گر گل نہ بود نصیب ما خار اینک — در نور نمے رسد بما نار اینک
در خرقہ و خانقاہ شیخی نبود — ناقوس نہ کلیسا و نہ زنار اینک

اردو نظم میں مطلب از تمنا صاحب

گر پھول نہ ہو مجھے غنیمت ہے خار — گر نور نہیں تو مغتنم ہے مجھے نار
شیخی ہو خانقاہ و خرقہ سے کبھی — ناقوس نہ کم نہ کم ہے دیر و زنار

قطعہ از تمنا صاحب

حق پرستی اور ہے ظاہر پرستی اور ہے — عالم وجد اور کچھ ہے مے کی مستی اور ہے
اے تمنا رتبۂ رفعت پسندان ہوشیاں — خوشحالی اور کچھ ہے دل کی بستی اور ہے

مناجات

یا الٰہی تو ہی سب کا مالک و مختار ہے
حاکم شاہ و گدا و مفلس و زردار ہے

کون ایسا ہے جو تیری ذات یکتا کے سوا
واقفِ حالات ہر دیندار و دنیا دار ہے

سلطنت تیری ہے دنیا وی حکومت سی بڑی
آدمی سے اسکا نقشہ کھینچنا دشوار ہے

لوگ جو چھپکر گناہون سے نہین آتے ہین باز
وہ سمجھ لین واقفِ ہر راز یہ سرکار ہے

اے خدا تو ہی نے انسانون کو دی عقل رسا
بادۂ علم و عمل سے آدمی سرشار ہے

ایسی دولت پاکے گر ہم اپنی حالت بھولجائین
پھر سمجھنا ہے ہم سے بڑھکر کون بدکردار ہے

اے تمنا ڈر خدا سے ہے وہ سچا ناخدا
فضل سے اُسکے ہی ہر انسان کا بیڑا پار ہے

برسات کا سمان

کسی کی دل کی بیتابی سے ہی برقِ طپان پیدا
کہ ہی برسات سے یہ آبِ شمشیر روان پیدا

نہین کالی گھٹا ہے آسمان پر آجکل چھائی
ہوا ہی آتشِ آہ و غریبان سے دھوان پیدا

کئی دن کی جھڑی نے صورتِ سیلاب دکھلائی
ہوا ہی چشمِ گریان سے تلاطم ناگہان پیدا

حبابِ آب ٹوٹا آبلے کی طرح آخر کو
ہوا ہی زندگی و موت کا اِس سے نشان پیدا

ہوا برسات مین جب سرخ بادل بول اُٹھا ظالم
ہوا زیرِ فلک خونِ شہیدانِ جہان پیدا

سپاس حق ادا کرتے ہین جھککر نخل گلشن مین
ہوئی ہر برگ مین ہے آجکل گویا زبان پیدا

فقط برسات تک دکھلائینگے ہستی کا نظارہ
یہ کیڑے بھی ہوے لاکھون جو زیر آسمان پیدا

اُڑ گئے رنگ ہین قوس قزح مین دید کے قابل
ہوئی ہے تیر قدرت سے یہ کیا رنگین کمان پیدا

جو مرنے کی تمنا اسے تمنا ساتھ رہتی ہے
ہوے دنیا مین ناحق کو دکھ پیر و جوان پیدا

فکرِ تمنا

ہے دنیا مین کیا انتظامِ تمنا
ہے ہر دل مین قائم قیامِ تمنا

مین اپنی طرف کھینچ لون جلد آئو
یہی ہے سبھون سے پیامِ تمنا

کرو کام اپنے تم اے اہل دنیا — سمجھ کر حلال و حرام تمنا
تمنا ہے حق سے ذرا کام نکلے — نہیں تو ہے بدنام نام تمنا
اگر غور سے دیکھیں سب اہل دنیا — ہیں شاہ و گدا سب غلام تمنا
ہو صبح بنارس کہاں صبح خواہش — اودھ کی نہیں شام، شام تمنا
نصیحت سے زنہار خالی نہیں ہے — بیان تمنا کلام تمنا

نمک سازی

آج کل ہندوستان میں ہے نمک سازی کی دھوم — ہر طرف ہے فکر آزادی و جانبازی کی دھوم
فکر ہی سرکار کو قانون کا ہو احترام — کر رہے ہیں حاکم ایسی خودسری کی روک تھام
جو بنے قانون شکن ہیں خوش تہ چرخ کہن — جیل جانے میں وہ کھاتے ہیں وہاں بھی بانکپن
یا الٰہی خیر کر۔ کیا رنگ لائیگا نمک — آسمان کیا جسم انسان سے بنائیگا نمک
اس طرف والنٹیر بھی بڑھ رہے ہیں مثل موج — بڑھ رہی ہے یاں نمکخواران سرکاری کی فوج
دھر پکڑ کا گرم ہے بازار ہشیاری کے ساتھ — انتظام ملک قایم ہے خبرداری کے ساتھ
یاں تو خواہش اور تمنا ہے یہی دربار کی — دور ہو تشویش یا رب ملک اور سرکار کی

ہموطنوں کی حالت دیکھو

پاؤ جو اپنے کام سے فرصت کبھی کبھی — دیکھا کرو وطن کی بھی حالت کبھی کبھی
جو ہو غریب و بیکس و محتاج و بے نوا — اسکی مدد کو دل میں ہو ہمت کبھی کبھی
تمکو خدا نے کھانے کو نعمت جو کی عطا — بھوکا بھی سیر ہو۔ یہ ہو رغبت کبھی کبھی
جو ہموطن ہے اپنا حقیقی وہ بھائی ہے — جا جا کے اسکی دیکھو تو صورت کبھی کبھی
ہوتی ہے اہل ملک کی برباد آبرو — بڑھتی ہے مذہبی جو کدورت کبھی کبھی

فرصت اگر ہے تم کو تمنا ہے زار کم
ہو تی رہے خدا کی عبادت کبھی کبھی

رسالہ اردو دربار

فہرست اسمائے کتب وغیرہ مصنفۂ تمنا

نمبرشمار	اخلاقی و درسی	نمبر		نمبر	
		۲۱	لوئر پرائمری ریڈر	۱۸	بجرنگ چالیسا
۱	تشریح رباعیات عمر خیام	۲۲	ناگری پڑھنے لکھنے کے اصول	۱۹	اسین آباد پارک کا ہنومان جی کی
۲	رسالہ ضروریات ہند				آرتی۔
۳	رسالہ اردو نویسی	نمبرشمار	کتب مذہبی	۲۰	بشن چالیسا
۴	نافع صحت	۱	بھگوت گیتا منظوم	۲۱	گوبردھن منظوم
۵	نظم مفید الترکیب	۲	رام لیلا منظوم	۲۲	گیتا مہاتم
۶	رسالہ خط شکست	۳	بشن لیلا منظوم (دس اوتار)	۲۳	کرشن اسٹت
۷	زیور حیات	۴	سری رام لیلا یکقافیہ	۲۴	چندرکا اسٹت
۸	تعلیمی جنتری	۵	خلاصہ رامائن	۲۵	نورتن استوتر
۹	گلدستۂ تمنا	۶	رام سجیون بوٹی	۲۶	دھرم درپن
۱۰	رسوم التعلیمات	۷	بچتر رامائن	۲۷	شیو اسٹت
۱۱	اسکول ڈکشنری	۸	شکشا دلی رامائن	۲۸	شکست اسٹت
۱۲	رسالہ منتخب اخلاقی	۹	نغمۂ رامائن	۲۹	رام پد اسٹت و ہنومان اسٹت
۱۳	مرقع تعلیمی حصۂ اول	۱۰	ترانۂ رامائن	۳۰	شیو دھیان درپن
۱۴	قیصر سبھا	۱۱	سیتا پرتیاگ	۳۱	سداما چرتر مع سبری چرتر
۱۵	انشائے تمنا	۱۲	گنگا جی کی توقیر	۳۲	کرشن چرتر متعلق دربار
۱۶	تقدیر کی کرشمہ	۱۳	دھرو چرتر ناگری بھاشا	۳۳	سناتن دھرم ساگر حصہ ا
۱۷	آئینۂ اوصاف مدرسین	۱۴	دھرو کا جیون چرتر	۳۴	کایستھ دھرم پرکاش
۱۸	نظم ریڈر حصۂ اول	۱۵	ہنومان چالیسا	۳۵	کرشن چمتکار
۱۹	" " " دوم	۱۶	بجرنگ ساٹھکا	۳۶	بال کانڈ و سندر کانڈ
۲۰	رسالہ تعلیم خط شکست	۱۷	ہنومان ساٹھکا	۳۷	کرم بپاک

۳۸ گروکی عظمت
۳۹ رہسن پنچ ادھیائی
۴۰ گوپال چرتر

کتب تاریخی

نمبر شمار
۱ احسن التواریخ اودھ
۲ افضل التواریخ اودھ
۳ اشرف التواریخ اودھ
۴ نیپال ... اچار
۵ یادگار جوبلی
۶ گلگشت باغ لکھنؤ
۷ یادگار قیصری وفات ملکہ معظمہ
۸ یادگار دربار تاجپوشی ۱۹۱۱ء
۹ رسالہ تہنیت مورا وان
۱۰ یادگار سررشتہ تعلیم اودھ
۱۱ نظم یادگار کپورتھلہ اسٹیٹ
۱۲ یادگار جوبلی راجہ صاحب دربھنگہ
۱۳ یادگار ریاست الور

کتب متفرق

نمبر شمار
۱ سنبلستان حسرت
۲ نظم دلپذیر
۳ گلدستہ باغ کشمیر
۴ شکارنامہ اسد جنگ
۵ چمنستان میسور
۶ آرایش خلوت
۷ گلزار رفرنگ
۸ سلک گوہر
۹ دعاے سحر
۱۰ تو بہی باز کا قصہ
۱۱ طلسم بنگال
۱۲ شکریہ منظوم
۱۳ مذاق کا ٹوٹکا
۱۴ راجہ بھوج کی سوانح عمری
۱۵ طریقوں کی کنفرنس
۱۶ وباے طاعون سے بچنے کے اصول
۱۷ فہرست دیہوگان ہنود
۱۸ گلدستۂ باغ نشاط
۱۹ تذکرۂ مہارانی اہلیا بائی
۲۰ چمنستان تمنا
۲۱ اخلاق دستور العمل
۲۲ نیرنگ فلک

کتب قومی

نمبر شمار
۱ کالیستھ ہتیشی
۲ یادگار کالیستھ کنفرنس
۳ کالیستھ پرکاش
۴ کالیستھ ایڈیشک
۵ کالیستھ سنگیت
۶ آئینہ حالات کالیستھ
۷ کنفرنس پٹنہ
۸ خیر خواہ چترگپت
۹ چترگپت جنم
۱۰ رپورٹ آل انڈیا کالیستھ سناتن دھرم مہا سبھا

کتب مصنفہ اہلیہ تمنا

۱ شامایں بھاشا نظم شسری ... بھاگوت کا ابتدائی حصہ ۱۳/
۲ کرشن لیلا ... بھاشا نظم ۱/
۳ من موہنی لیلا کرشن جی کے مشہور چرتر گانے کی دھن ۱/
۴ پریم آرپن و بیتاؤں کی استتین ۱/
۵ بھجنوں اور ٹھمریوں کا مجموعہ ۲/

نوٹ - قصاید رباعیات واقعات کی تاریخیں مختلف تذکرے سہرے وغیرہ بہ تعداد کثیر ہیں (از تصنیفات تمنا)

نوٹ - ان کتابوں میں سے بہت سی کتابوں کی ایک طبع ختم ہو گئی ہے جو احباب ان کتابوں میں سے کسی کتاب کو تاجرانہ اصول پر لینا چاہیں وہ [illegible] سے خط و کتابت کریں